Registed

No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ؛

نمبر (۳۷) مطبوعہ ۱۵ ستمبر ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

۱۵ اکتوبر اتوار کا دن تمام ہندوستان کے سکھوں کے لئے دعا مانگنے کے واسطے مقرر کیا گیا ہے - ہر جگہ تاریخ مذکور پر دعا مانگی جائے گی ؛

لاہور میں جدید بشپ کی مسند نشینی کا جلسہ آغاز نومبر میں منعقد کیا جائیگا ؛

مسٹر تھوڈور بیک پرنسپل علیگڈھ کالج اس جہان سے چلدئے - علیگڈھ میں اس وفات پر ایک بڑا بھر جلسہ ہوا کہتے ہیں کہ یادگار بنائی جاویگی ؛

رنگون میں ایک مجرم پیشہ گروہ کا پتہ لگا جو مسافروں کو دھتورہ کھلا کر مار ڈالتا تھا - اس گروہ کے متعلق شہباز خان اور مہتاب خاں اور ایک بڑی عورت مسمات ماہ کو پھانسی کی سزا دیگئی ؛

مسٹر مارٹنڈیل ایجنٹ گورنر جنرل نے اجمیر میں ٹریور ہال کا بنیادی پتھر رکھا اور کہا کہ قحط کے لئے چندہ دو ؛

بنگالہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹروں کی ۱۹۸ اسامیاں بڑھائی گئیں ؛

تبت کے سیاح مسٹر سیویج لینڈر اب ریاست نیپال کے جنگلات کی سیر و تحقیقات کو جاتے ہیں - تبتیوں کے حالات ایسے پیرایہ میں لکھے تھے کہ دیکھنے والے پھڑک گئے تھے دیکھئے اب کیا گل کھلاتے ہیں ؛

پنجدیہ میں سردار محمد اسمٰعیل خاں نے بغاوت کی - کرنل نور محمد خاں کمانڈر فوج امیر کابل بغاوت فرو کرنے گیا - مگر چونکہ ایک ہی رجمنٹ ساتھ تھی شکست کھائی آخر دو ہزار فوج اور آئی تب سردار مذکور کو شکست دی اب وہ روسی قلمرو کو بھاگ گیا ؛

کوہ شملہ کی ایک ریاست میں بلوے ہوئے وزیر پر حملہ ہوا - اس کو خوب پیٹا شملہ پولیس نے آکر پکڑے ؛

گورداسپور شادی فنڈ کی خیانت طشت از بام افتادہ ہو چکی ہے - ٹریبیون کہتا ہے کہ کہیں جمیشہ شادی فنڈ بھی ویسا ہی نہ ہو ؛

ڈفرن فنڈ کی رپورٹ خاطر خواہ ہے ۲۲ لاکھ سرمایہ ہے ۲۴۳ سکول و کالج ہیں مقاصد میں کامیابی ہے ؛

بمبئی میں ٹیکا طاعون کے لگوانے کی قدر لوگوں کو معلوم ہونے لگی بکثرت سے درخواستیں آئی ہیں ؛

کلکتہ میں ایک عورت جلتی چتا سے نکالی گئی - خاوند نے قتل کرکے جلا دینا چاہا تھا - پولیس نے عین موقعہ پر جا پکڑا مقدمہ قایم ہو کر تحقیقات ہو رہی ہے ؛

کلکتہ میں ایک تجارتی عجایب گاہ قایم ہونے والی ہے - جس کے متعلق ڈاکٹر وٹ ہندوستان کے تمام مشہور مقامات میں دورہ کرکے تجارتی اشیا جمع کر رہے ہیں ؛

احمد آباد میں فاقہ کشوں کی لوٹ کے خوف سے لوگ ہتھیار طلب کر رہے ہیں - گجرات - کاٹھیاواڑ اور راجپوتانہ میں سخت قحط ہو گیا ؛

پادری صاحب مسیح صاحب نے کوہ کسولی پر ۱۳ امر ہندو کو بپتسمہ دیا اور انکا کرسچن نام رکھا ؛

ٹرنسوال سے جنگ چھڑتی معلوم ہوتی ہے ہندوستان کی گورہ فوجوں کو خبردار کیا گیا - رسالہ پیادہ و توپخانہ سب طرح کی گورہ فوجوں کو مطلع کیا گیا - ہر ایک بریگیڈ کے ضروری افسران نامزد کئے گئے ؛

ٹرنسوال کے جنگ میں زیادہ تر فوج بمبئی سے جائیگی صرف دو رجمنٹیں کلکتہ سے جائینگی جہازی انتظام پہلے سے ہو چکا ہے ؛

بلوفونٹین سے خبر آئی کہ وہاں ذخیرہ و توپخانہ طلب کیا گیا ہے اور جنگ کی تیاری کا حکم دیا گیا ؛

ٹرنسوال کی آخری مراسلت بنام مسٹر چیمبرلین آخری امید امن کو مٹانے والی ہے ؛

مسٹر منی پنی اڈیٹر جوہانسبرگ سٹار گرفتار ہو گیا تھا بوئروں کو رشوت دیکر بھاگ نکلا - اڈیٹر مذکور اس لئے گرفتار کیا گیا تھا کہ ٹرنسوال کی سازشوں کا بھنڈا پھوڑا اور گر کر چیخ اٹھا ؛

فلپائن میں امریکن فوجیں سرکشوں کی سرکوبی کر رہی ہیں ... ۲۵۰۰ فلپنو کو بھگا کر انجلیز پر قابض ہو گئیں ؛

آسٹریلیا میں نو آبادیوں کے لئے پارلیمنٹ بنانے کی تجویز ہے - ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز دونوں مقرر کئے جائیں گے - اس بارہ میں ملکہ معظمہ سے منظوری حاصل کی گئی ؛

خلیفہ کی حالت روز بروز ردی ہوتی جاتی ہے اسکے پیرو اسکو چھوڑتے جاتے ہیں

روس اور فرانس ایشیا کوچک میں جرمن بغداد ریلوے کے

ایڈیٹوریل نوٹس

خدا کی خاص رحمت

تمام عالم پر نظر ڈالنے سے یہہ بات کیسی صاف ظاہر اور روشن ہوتی ہی کہ اس خلقت کا بانی رحم اور شفقت سے پر ہی اور اس کی بیشمار برکتیں اور مہربانیاں جو انواع و اقسام سے خاصکر انسان کو بخشی گئی ہیں خدا کی رحمتوں کا صریح اظہار ہیں۔ دیکھو کہ جو کچھ رفاہ حاجت و ضروریات کے لئے انسان کو درکار ہی وہ سب کچھ خالق کی بیحد قدرت سے تیار کیا گیا ہی۔ آسمان سا وسیع سایہ بان جو چہار سو پھیلا نظر آتا ہی اپنے خوشگوار نیلگوں رنگ کے ساتھ اس امر کو ظاہر کر رہا ہی کہ خدا کی قدرت نے اس کو اپنی رحمت سے مثل بڑے عظیم خیمہ کے تان چھوڑا ہی۔ اور اس میں آفتاب اور مہتاب اور بے شمار ستاروں کا چمکنا اور بقدر اپنی حیثیت کے درجہ بدرجہ باترتیب اپنا اپنا دور پورا کرتے ہوئے بہت سے کاموں کا سبب ہونا اور انسان کے لئے بڑے فائدوں اور آرام کا وسیلہ بنا یہہ سب خالق کی رحمت ہی کا اظہار ہی۔ زمین کا فرش زمین کی طرح پھیلنا اور عمدہ سبزی اور پھولوں اور قسم قسم کے پھلوں کے ساتھ آراستہ ہونا خالق کی رحمت نہیں تو اور کیا ہی۔ طرح طرح کے چرند پرند اور قسم قسم کے بہایم و چوپائے کہ جن سے انسان کے بے شمار کام انجام پاتے ہیں کیا خالق نے اس کو عطا نہیں کئے اور کیا ان سب کے بخشنے میں اس کی رحمت آشکار نہیں ہوتی؟ اس کے سوا بیشمار خوردنی اشیا جو زمین سے اُگتی ہیں اور انسان کے لئے شکم پری کرنیکا سبب بنتی ہیں اس کی کم شفقت ظاہر کرتی ہیں؟ اس کے علاوہ منہہ کا برسنا۔ ہوا کا چلنا۔ اور بہت طرح کی نعمات و برکات کا ہونا جو خالق کی ہی قدرت اور حکم سے وقوع میں آتی ہیں صاف طور سے اس کی رحمت کا بیان نہیں کرتی ہیں؟ علاوہ بریں زندگی۔ تندرستی اور تمام برکتیں جو انسان کو شب و روز ملتی ہیں کیا صرف رحمت ایزدی کا باعث نہیں ہیں؟ ہاں سچ مچ یہہ سب باتیں جو دنیا میں اب وقوع میں آ رہی ہیں اور سب کچھ جو انتظام کے ساتھ انسان کے آرام و آسایش اور فائدے کے لئے میسر ہی خالق ہی کی رحمت سے ہی۔ مگر ان سب سے بڑھکر خدا کی خاص رحمت ظاہر ہوئی جس ذکر خدا کا نبی ذکریا لوگوں کو مژدہ دیتے وقت بیان کرتا ہی۔ دیکھو انجیل مقدس لوقا ۲ باب ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ آیت۔ درحقیقت نبی موصوف ۷۸ آیت میں ہمارے مضمون کے عنوان کے الفاظ استعمال میں لاتا ہی۔ اور اس بات کا بیان کرتا ہی کہ نجات اور گناہوں کی معافی خاص رحمت ہی۔ جبکہ جسمانی برکتیں رحمت کا سبب گنی گئیں تو کتنا زیادہ روحانی برکت خاص رحمت کا باعث گنی جاوے۔ درحقیقت انسان کی نجات کا مضمون ایک بڑا بھاری مضمون ہی اور نجات کا حاصل ہونا سب سے بڑا مدعا ہی۔ مگر لوگوں نے اسمیں بڑی غلطی کھائی ہی۔ وہ اس امید میں بیٹھ رہے ہیں کہ ان کی نجات ایک سودہ ہی جس کو وہ اپنی پرستش۔ خیرات۔ روزہ اور نیک کاموں سے خرید لیں گے اور اسی دھوکے میں پڑکر اپنی عمر عزیز کو رایگان کھو بیٹھتے ہیں۔ جس حال میں خدا اپنی رحمت سے اور تمام برکتیں ہم کو بخشتا ہی اور مفت بخشتا ہی تو پھر وہ نجات کی بھاری برکت اپنے رحم خاص سے اگر ہمکو دیوے تو اس میں کیا تعجب ہی۔ اس برکت کو وہ ایک وسیلہ کے ذریعہ سے دیتا ہی جو اس کی طرف سے حکمت الٰہی کے ساتھ بنی آدم کی نجات کے لئے خاص طور سے ظاہر ہوا۔ وہ وسیلہ خداوند یسوع مسیح ہی اور اب یہہ مژدہ گنہگاروں کے لئے نہایت بیش قیمت ہی کہ وہ اسپر ایمان لاکر اپنی گناہوں کی معافی اور نجات حاصل کریں۔

اے ناظرین کیا آپ نے اس خاص رحمت کو حاصل کیا ہی کہ نہیں۔ اگر کیا ہی تو بہتر آپ نے زندگی کا مدعا حاصل کیا ہی۔ پر اگر اب تک اس کے پاس نہیں آئے ہو تو یقین جانو کہ نجات سے دور اور گناہوں میں مبتلا ہو۔ اور نجات کی امید سے آخرکار ضرور ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

اطلاع

ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہی کہ پادری احسان اللہ صاحب کے احباب ان سے خط و کتابت کے مشتاق ہوں گے۔

پس جس کسی کو خط و کتابت کرنا منظور ہو مفصلہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔

۵۱۸ سمر سٹریٹ برلنگٹن جو وا یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ

٭

دو آدم

کیونکہ جیسا آدم میں شامل ہو کر سب مرتے ہیں ویسا ہی مسیح میں شامل ہو کے سب جلائے جائیں گے۔ ۱۔قرنتیوں ۱۵: ۲۲۔

پہلا آدمی یعنے آدم جیتی جان ہوا۔ اور پچھلا آدم جلانے والی روح ہوا۔ ۱۔قرنتیوں ۱۵: ۴۵۔

پہلا آدمی زمین سے خاکی ہے۔ دوسرا آدمی خداوند آسمان سے ہے۔ ۱۔قرنتیوں ۱۵: ۴۷۔

روئے زمین پر جتنے آدمی اب تک آباد ہوئے ہیں سب ایک ہی آدم کی اولاد ہیں۔ کیا وہ جو سرد ملک کے باشندے ہیں جن کا رنگ سرد آب و ہوا کے سبب سے گورا ہو گیا اور کیا وہ جو گرم ملک کے باشندے ہونے کے سبب سے سیاہ فام ہو گئے کیا وہ جو معتدل آب و ہوا والے ملک کے باشندے جن کا گندم رنگ ہے۔ اور کیا وہ سب جو مختلف مذاہب کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بالکل متفرق ہو گئے ہیں غرض کیا مختلف رنگ والے اور کیا مختلف ذات والے سب کے سب ایک ہی آدم کی اولاد ہیں۔ اس آدم کا ذکر جس کی سب اولاد ہیں۔ صاف صاف اور صحیح صحیح کسی کتاب میں سوا بائبل کے نہیں ملتا ہے۔ دنیا کے کسی ملک کی کسی تواریخ میں اس پہلے بزرگ کا حال مفصل اور صحیح کسی نے قلمبند نہیں کیا۔ اس سے بائبل کا قدیم اور سب سے پرانی کتاب ہونیکا ثبوت نکلتا ہے۔ بائبل کی سب سے پہلی کتاب بنام پیدائش کے پہلے ہی بابوں میں یعنے اوّل و دوئم باب میں آدم اور کل دیگر جاندار چیزوں کے خلق ہونے کا ذکر آتا ہے۔ مفصل حال کے لکھنے کی یہاں چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ اکثر اس سے واقف ہیں۔

لیکن اس بات کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں کہ خدا نے اس آدم کو جو ہمارا بزرگ تھا اپنی صورت پر اور اپنی مانند بنایا تھا اور وہ پاک اور بے عیب تھا لیکن افسوس کہ شیطان کے بہکانے سے وہ خدا کی صورت اور شکل اور پاکیزگی اور بے عیبی کو کھو بیٹھا اور گنہگار ہو گیا اور نہ صرف وہ بلکہ اس کے ساتھ اس کی تمام اولاد بھی اسی لعنت کے نیچے آگئی اور خالق کی نظروں سے گر گئی۔ اور آدمی کا سب سے بڑا دشمن آدمی کے سر پر ایک بڑی آفت لے آیا جو گناہ کی مزدوری کے طور پر آدم اور اس کی اولاد کو دی گئی یعنے موت جس نے آدم اور اس کے بعد سب کو صفحۂ دنیا پر سے مٹا کر کچھ عرصہ کے لئے معدوم کر ڈالا۔ اب اگر تمام روئے زمین پر آدم کی تلاش کرو تو اس کا نام و نشان نہ پاؤ گے اور ایسا ہی سب بزرگوں کا حال بھی ہوا ہے۔ اور جو جو آدم کی صلب سے پیدا ہوتے ہیں سب کا یہی حصہ اور بخرا ہے اور ہوگا۔ پہلے آدم میں ہو کر سب کو مرنا ہے۔ دکھ تکلیف رنج۔ غم۔ موت وغیرہ وغیرہ مصیبتیں آدم اور اس کی اولاد کے واسطے لاحق ہیں۔ اور یہہ سب گناہ کے سبب سے ہیں اور اگر آدم اور اس کی اولاد اسی تباہ اور خوفناک حالت میں چھوڑ دی جاتی اور تمام آدمزاد ناامیدی اور ہلاکت کی سخت تاریکی میں یوں ہی چھوڑے جاتے تو پھر کیا حالت ہوتی ہیبت ناک اور افسوسناک حالت ہوتی لیکن خالق جس نے آدم کو اچھی صورت میں بنایا تھا اس کو اب اس کی بگڑی صورت میں دیکھ نہ سکا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے اس لئے خدا نے خود اپنے کلام کو مجسم کیا۔ جو دوسرا آدم کہلاتا ہے جو آسمان سے ہے اور جلانے والی روح ہے وہ آدم ثانی ہو کر اس دنیا میں آیا اور آدم اول اور اس کی اولاد کا عوضی بننے کو تیار ہوا اور سب تکلیفات اور لعن طعن کو اپنے اُوپر سہا اور صلیبی موت کو بھی برداشت کر لیا جو پہلے آدم اور اُس کی اولاد کے گناہوں کے عوض اُٹھانی ضرور تھی اور اس بڑے کام کے کرنے کے بعد آدمزاد کی صورت کو اور شکل کو خدا کی مانند بنانے کی کوشش کی اور روح پاک کو بھیجکر اس کام کو تمام کیا۔ اور اس طور سے دوسرے آدم یسوع مسیح نے اول آدم کی جگہہ میں عوضی ہو کر اس کے لئے سب کچھ پورا کیا اور اب صرف ایمان کی شرط پر اپنی کمائی ہوئی نیکی اور راستبازی ہر ایک فرد بشر کو دینے کو تیار بلکہ خواہشمند ہے۔ اور وہ رحم اور دردمندی سے ایسا بھرا ہوا ہے کہ وہ یہہ بھی نہیں چاہتا کہ آدم کی اولاد میں سے ایک بھی اس سے فیضیاب ہونے سے باقی رہ جاوے یہہ دوسرا آدم اپنے مفت فضل کی نعمتیں ایسی کثرت سے بخشتا ہے کہ جن کے سبب سے وہ آدمی جو ایمان کی شرط کے ساتھ اُن کو لے ہر صورت سے پہلے آدم کی بے عیبی کی عمدہ حالت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور بہشت کی خوشیوں اور ابدی راحت کا بیعانہ یہاں پر حاصل کر لیتا اور اس کی زندگی اس دنیا میں تسکین بخش اور اطمینان سے بھری ہوئی ہو جاتی ہے اور سفر ختم ہونے کے بعد ہمیشہ کی زندگی اور جلال میں داخل ہوگا۔ لیکن آدم کی اولاد میں سے جو بگڑ کر خدا کے عذاب کے نیچے آ چکی ہے کوئی دوسرے آدم کی ان مہربانیوں کو قبول نہ کرے اور اس کو اپنا ضامن نہ ٹھہرا دے تو اس کی حالت بیشک ویسی جیوں کی تیوں خوفناک بنی رہیگی اور خدا کے عدل کی تاب نہ لا سکیگا۔ بلکہ سزا ابدی کی لعنت کے نیچے دوزخ کے عذاب میں ڈالا جاویگا۔ اے ناظرین آپ کی کیا حالت ہے؟ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ آدم اول کی

اولاد ہوکر آپ بہ سبب گناہ کے ضرور خوفناک حالت میں ہوگئے ہو اور خود کردہ گناہوں کا شمار بھی گنتی میں بے حساب ہوگیا ہو۔ لیکن اگر آدم ثانی کے ساتھ آپ کا میل نہیں ہوا تو اور بھی آپ کی حالت اب تک خطرے میں ہو اور کوئی صورت بہتری کی ہو نہیں سکتی اس لئے وقت کو غنیمت سمجھکر کلام مقدس کی بیش بہا باتوں کی طرف متوجہ ہو جس میں نجات بخش مژدہ آدم ثانی کا ہو جو گنہگاروں کے بچانے کو جہان میں آیا اور اپنی جان دیکر راہ نجات کھول دی اور صرف ایمان کی شرط سے بے شمار نعمتیں بخشنے کو تیار ہو۔ اس کی طرف سے بچانے کے لئے کچھ توقف نہیں ہو صرف آپ ہی کی دیر ہو۔ ایسا نہ ہوکہ وقت گذر جاوے اور توبہ اور معافی کا موقعہ نہ ملے۔ اس لئے وہ کہتا ہو آج اگر تم اُس کی آواز سنو تو اپنے دلوں کو موٹا نہ بناؤ۔ موت تو چور کی طرح ناگہاں ڈنکہ بجادیتی ہو کون جانتا ہو کہ اس کے موت کا نقارہ کب یا کسوقت بج جاویگا۔ اس لئے بہت ضروری ہو کہ موت سے پیشتر انسان اپنے بچاؤ کی صورت کو جانے اور قبول کرے پھر موت کے بعد کچھ بن نہیں پڑیگا ؞

راقم

جے۔ ایس

اظہارِ ضروری

ہر ایک بات کو آزماؤ۔ بہتر کو اختیار کرو

رسالہ مذکورۃ العنوان مسٹر بہادر مسیح صاحب مقیمی امرتسر نے بندہ کے پاس بغرض ریویو ارسال فرمایا۔ خاکسار اُن کی اس مہربانی کے لئے اُن کا شکرگذار ہو۔ مجھے آج کل تحریر کا کام بہت رہتا ہو۔ اس لئے مسٹر موصوف سے عدم فرصتی کی وجہہ سے معافی مانگتا ہوں کہ ریویو نہیں لکھ سکتا۔ مگر ایک سرسری نظر سے صرف اپنی رائے تحریر کرتا ہوں۔

دنیا میں صرف ایک مسیحی مذہب ہی ہو جو انسان کو ہر بات میں کامل آزادگی بخشتا ہو۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ پوپ صاحبان کسی کو کلام الہی کے پڑھنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ مگر آج یہہ حالت ہو کہ کلام اللہ ہر ملک و زبان میں ہر شخص آزادگی سے پڑھتا ہو۔ اور اس پر اپنی رائے قایم کرسکتا ہو۔ اگرچہ یہہ آزادگی خدا کی طرف سے بڑی برکت ہو۔ مگر بہت ایسے ہیں جو اس آزادگی کو بدی کا پردہ بنالیتے ہیں اور اکثر اپنی شخصی رائے خود مطلبی سے ایسی قایم کرتے ہیں جو دوسروں کے واسطے بدنمونہ ہوتا ہو۔ اور یہہ ٹھوکر کا باعث ہو۔ ٹھوکر کھلانے والی چیزوں کا آنا تو ضرور مگر افسوس اس شخص پر جس کے سبب ٹھوکر لگے۔

کلیسیاؤں کے تفرقے اکثر ٹھوکر کا باعث ہیں۔ مگر اس کے ذریعہ برکت یہہ ہو کہ کلام الہی کی خوبیاں اور اس کی زندگی بخش تاثیر ظاہر ہوتی رہتی ہو اور خدا کے فرزندوں کو غور و فکر کا موقعہ ملتا رہتا ہو۔ اور وہ بہتر کو قابو میں رکھتے ہیں اور ان تفرقوں سے گھبراتے نہیں۔

مصنف رسالہ ہذا مسٹر بہادر مسیح صاحب ۳۵ سال۔ ایس۔ پی۔ جی مشن (چرچ آف انگلنڈ) دہلی کے متعلق دینی خدمت کرتے رہے۔ اچھے سمجھدار اور بالیاقت آدمی ہیں۔ مجھے یہہ سُنکر تعجب ہوا تھا کہ وہ کسطرح پلیتھ برادران میں شامل ہوگئے مگر تھوڑے ہی دنوں بعد اُنہوں نے اس سے قطع تعلق کرکے یہہ رسالہ اظہار ضروری شایع کردیا۔ اسے دیکھکر مجھے اور بھی حیرانی نے پکڑا۔ کہ گر آمدی و گر بیر شدی۔ ایسی جلدی کیسے آپ کو پلیتھ برادران کی خرابیاں معلوم ہوگئیں۔ پھر خیال آیا کہ بڑھاپا ہو۔ مثل ہو کہ یک پیری وصد عیب۔ بچوں کی سی طبیعت ہوگئی ہو ایک جا قرار نہیں پکڑتی۔ اس رسالہ کو دیکھکر میرے خیال کی اور بھی تائید ہوگئی ہو۔ کہ صرف بڑھاپے کی وجہہ سے یہہ ہیر پھیر ہو رہا ہو۔ کیونکہ جو دلایل وہ برادروں سے قطع تعلق کے متعلق پیش کرتے ہیں وہ تو کچھ سبب نہیں ہیں کہ ان ہی کی وجہہ سے آدمی اُن کو چھوڑدے۔ اور اُن کی ساری خوبیوں کو خاک میں ملادے۔ گویا وہ کچھ ہو ہی نہیں۔ اور یہہ وہ اسباب ہیں کہ جن کو ہر سمجھدار ان میں شامل ہونے سے پہلے جانتا ہو۔ یا تو مسٹر موصوف نے پہلے اُن پر نہ سوچا ہوگا۔ اگر سوچا ہوگا تو ؎

سلام روستائے بے غرض نیست

کسی اور ہی وجہہ سے اُن میں شامل ہوئے ہونگے۔ اب ناظرین منصف بھائی بہادر مسیح کے دلایل پر غور کریں۔ ”تعجب کی بات یہہ ہو کہ یہہ ماہواری خدا کا بھیجا ہوا روپیہ راقم کو سرکاری دفتر کے خزانچی کی معرفت دفتر کے لوگوں کے سامنے بذریعہ رسید برابر وصول ہوا“ صفحہ ۲ حاشیہ۔

بھائی صاحب آپ کو معلوم نہیں کہ یہہ سویلزیشن کا زمانہ ہو۔ کسی کو ایک دوسرے پر اعتبار نہیں سرکاری قانون ہو۔ مشنوں میں بھی تنخواہیں رسیدی ٹکٹ سے ملتی ہیں۔ اس سے اُن کی جماعت یا اصولوں پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ جس کے ذریعہ بھائیوں سے

قطع تعلق کرے۔ آپ نے غلطی کی۔

پھر صفحہ ۴ پر ایک پلمتھ بزرگ کے خط سے ایک دو فقرے نقل کر کے آپ نے اُس پر بڑی جرح کی ہے۔ مجھے اُس سے بھی اتفاق نہیں کیونکہ میں اکثر پلیتھ برادراں سے ملتا رہتا ہوں۔ میں ان کو مسیحی سمجھتا ہوں اور اپنے سے بہتر جانتا ہوں مسٹر فیلن سے میری گفتگو ہوئی مسٹر جیکب کے لیکچر سُنے۔ یہہ بات اور ہے کہ میں ان کے اصولوں سے اتفاق رکھتا ہوں یا نہیں مگر سرے سے ان کو کلام الہی کے خلاف بیان کرنا آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپ کون ہیں جو دوسروں کے ذکر پر اختیار جتاتے ہیں۔ جن فقروں کی وجہہ سے آپنے پلیتھ برادراں کو چھوڑا وہ یہہ ہیں۔

جس جگہہ میں ہوں۔ وہاں مسیح ہے (قول پلیتھ بزرگ صفحہ۔

ہر ایک ایماندار بزرگ کا یہی تجربہ ہے۔ بلکہ ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے مسیحی کا بھی یہی ایمان ہے۔ یہہ بات دوسری ہے کہ عملاً اس کا ثبوت کہاں ہے۔ یہہ دنیا میں سب جگہہ کم ہے۔

"اگرچہ میں بھائیوں میں بہت بدی دیکھتا ہوں" صفحہ ۵ (قول پلیتھ بزرگ)

اس میں کسی خاص بدی کی طرف اشارہ نہیں۔ بلکہ صاف اقرار ہے کہ سب پلیتھ پاک نہیں۔ نیکوں میں بد شامل ہیں۔ آپ اس فقرہ سے کیوں گھبرا گئے آپ سب برادروں کو پاک سمجھکر اس فرقے میں داخل ہوئے تھے؟ اگر یہی بات تھی۔ تو نہ معلوم آپ نے کس طرح ۳۵ برس بائبل کو سیکھا اور سکھایا۔

"(تو بھی ٹھوکر نہیں کھاتا)" قول پلیتھ بزرگ صفحہ ۵

یعنے بھائیوں کی بدی کو دیکھکر۔ سچ بات ہے۔ کیا کوئی سچا مسیحی حضرت داؤد اور حضرت پطرس کے گرنے سے ٹھوکر کھا سکتا ہے ہرگز نہیں۔ اگر آپ نے بعض بھائیوں کی بدی سے ٹھوکر کھائی۔ تو افسوس ہے۔ کیونکہ جہاں ۳۵ برس آپ نے خدمت کی۔ اور جہاں اب آپ ہیں وہاں سب نیک نہیں۔ اب آپ کب کریں گے۔

"جو بھائیوں کو نیک سمجھکر رفاقت میں آتا ہے۔ سو ضرور گر جاتا ہے" (قول پلیتھ بزرگ) صفحہ ۷۔

بالکل حق ہے۔ یہی وجہہ ہے کہ اکثر مسیحی مرتد ہو جاتے ہیں۔ وہ مسیحی ہونے سے پہلے باہر سے مسیحیوں کی خوبیاں دیکھتے۔ اور مشنریوں کی مہربانیوں پر نظر ڈالتے۔ اور جب اندر داخل ہوئے بجز انہیں ویسا نہیں پاتے۔ ٹھوکر کھاتے اور گر جاتے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے انسان کو دیکھا تھا۔ لیکن جو صرف مسیح کو دیکھکر مسیح میں آتا۔ اور کلیسیا میں داخل ہوتا ہے۔ اس کو آسمان و زمین کی کوئی قوت بھی ہلا نہیں سکتی۔ آپ تو مسیحی تھے۔ اور خدا کے فضل سے ہیں۔ کیوں آپ نے اُن کی ظاہری حالت دیکھکر اپنی قدیم کلیسیا کو چھوڑا۔ کیا آپ کو یہاں مسیح نہیں ملا تھا۔ میں تو بڑا حیران ہوا تھا کہ آپ نے بھائیوں میں داخل ہوتے ہی خداوند کی دعا پر نکتہ چینی شروع کر دی خیر صبح کا بھولا شام کو لوٹا۔ بھولا نہیں سمجھا جاتا۔ آپ اس پلیتھ بزرگ کے اس قول کو آب زر سے لکھکر اپنے ڈرائنگ روم میں لٹکا رکھیں کہ "جو بھائیوں کو نیک سمجھکر رفاقت میں آتا ہے۔ سو ضرور گر جاتا ہے"

پھر آپ نے گناہ کے اقرار۔ روح کی ہدایت۔ شریعت الہی۔ انتظام۔ کلی تعلیم کی نسبت بہت کچھ تحریر فرمایا ہے۔ مجھے فرصت نہیں کہ بہت کچھ اس کی نسبت تحریر کروں۔ مگر صرف اس قدر کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بزرگ بھائی صاحب بھائیوں کی یہہ باتیں کوئی چھپی ہوئی نہیں اُن کو پہلے دیکھ لیا ہوتا۔ مسٹر جیکب کے رسالے موجود تھے۔ آپ نے ان کو قبول کرنے میں بڑی جلدی کی خیر سستے چھوٹے۔

انتظام کی بابت جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا میں آپ سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔ واقعی خدا انتظام کا بانی ہے۔ ہماری کلیسیاؤں کے جو انتظام ہیں اگرچہ ان میں انسان نے اپنی عقل کو دخل دیکر بہت غلطیاں اور خرابیاں ڈال رکھی ہیں کلام کے ساتھ حدیثوں اور بزرگوں کی روایتوں کو ملا کر گڑبڑ کر رکھا ہے۔ وہ سب خدا کے انتظام ہیں اور اُن کی بنیاد کلام الہی پر ہے۔ انتظام ضروری ہے۔

میں سب مسیحی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جو مسیحی پلیتھ برادراں میں داخل ہوا چاہے پہلے ان کی کتابوں کو پڑھے۔ کلام الہی کا مطالعہ کرے ان کے اصولوں کو دیکھے۔ اپنے چرچ کے علم الہی پر غور کرے پھر جو بہتر ہو اختیار کرے۔

یہہ رسالہ مصنف سے صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے سے مل سکتا ہے۔

بھائی بہادر مسیح آپ مجھے معاف فرما دیں۔ کہ میں نے آپ سے پورا اتفاق نہیں کیا آپ نے مجھ سے میری رائے پوچھی۔ لہذا میں نے عرض کر دیا۔

والسلام +

خاکسار

واعظ۔ حال وارد چھپرہ

غزل

دستگیر بیکسانی ای مسیح　　جملہ را منزل رسانی ای مسیح
جملہ ظلماتِ معاصی مرا　　عفو کردن میتوانی ای مسیح
از عذابِ گور روزِ رستخیز　　از صراطم بگذرانی ای مسیح
وصلِ خود را روزئی الوریٰ کن　　در بہشتم چون نشانی ای مسیح

مسیح کی تعلیم

بقیہ آٹھواں باب

مسیح کی تعلیم انسان کی بابت

ہم اس تعلیم سے ایک بھاری سوال کے جواب دینے میں مدد حاصل کرتے ہیں۔ سوال یہہ ہے کہ "کیا سب آدمی خدا کے فرزند ہیں یا صرف تھوڑے"؟ اغلب ہے کہ مسیح کے پیرووں کو جو سب باتوں کا جواب اس کی تعلیم کے مطابق دیتے ہیں ایسا سوال صاف اور صریح ہوگا۔ لیکن جواب ایسا آسان نہیں ہوتا ہے۔ کتنے یقین کرتے ہیں کہ ہاں سب آدمی خدا کے فرزند ہیں اور کتنے زور دیکر کہتے ہیں کہ نہیں اگر ہم اس بات کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو چاہئے کہ ہم دریافت کریں کہ ان الفاظ کا مطلب کیا ہے؟ لازم ہے کہ ہم ان الفاظ اور الفاظ کے محاورہ پر غور کریں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ یہہ دو خیال کس طرح سے ہوئے اور رائے کی نااتفاقی کیوں پیدا ہوئی۔ اب ہم رائے کے فرق کا سبب دریافت کرتے ہیں۔ جب ہم آدمی کا یہہ بیان کرتے ہیں کہ وہ "خدا" کے فرزند ہیں تب تین طرح کی باتوں کا خیال آتا ہے۔ اُن کی لیاقت کا خیال آتا ہے یا ان کی چال و چلن کا یا ان کے حقوق کا +

سب آدمی ایک لیاقت یا قابلیت رکھتے ہیں۔ جو صورت میں خدا کی سی ہے اور جس سے خدا اور آدمی کے بیچ میں ایک رشتہ بنا رہتا ہے۔ کوئی آدمی اس رشتہ اور صورت سے محروم نہیں ہے واضح ہو کہ ہم انسان کے روحانی حصہ کی بابت بولتے ہیں (متی ۱۰: ۲۸) مسیح آدمی میں دو حصے دیکھتا تھا ایک جسمانی اور دوسرا روحانی اور ان دونوں میں سے روحانی مقدم ہے۔ انسان کا روحانی حصہ عقل کی لیاقت رکھتا ہے اور اگر وہ خدا کی عقل سے چھوٹی ہے تو بھی ذات میں خدا کی عقل کے موافق ہے۔ اس خیال سے ایک مشہور نجومی تاروں کے علم کے راز کھولنے اور بتانے میں یوں کہتا ہے کہ "میں گویا خدا کے پیچھے خدا کی عقل سمجھ کرکے خدا کے سے خیال سوچا کرتا ہوں" آدمی کے روحانی حصے میں بھی ہوش و حواس اور دلی خواہش ہے۔ وہ نیک اور بد میں امتیاز کر سکتا ہے اور اس کے علاوہ نیکی کو اختیار اور پسند کرنے کی لیاقت رکھتا ہے۔ اور یہہ یقیناً خدا کی سی لیاقت ہے۔ ایک فیلسوف کہتا ہے کہ آدمی کے اخلاقی حواس بلندی اور رمیگی میں آسمان کے تاروں کی مانند ہیں +

آدمی کے روحانی حصہ میں ایک اور بخشش ہے یعنے وہ خود مختار ہے جس سے وہ اپنی ذات میں خدا کی سی صورت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنی مرضی کا مالک نہیں ہوتا تو وہ خدا کا بیٹا نہیں ہو سکتا اور آدمی کی فرمانبرداری غلام کی سی ہوتی۔ بیٹے کے موافق خدا کو پیار کرنے اور فرمانبردار رہنے کے لئے ضرور ہے کہ وہ آزاد ہو +

ان لیاقتوں کے ذریعہ سے آدمی خدا کے بیٹے بننے کی پوری امید کر سکتے ہیں اور جب حقیقت میں خدا اُن کو ایسی لیاقتیں بخشے تو یہہ خیال بھی پختہ ہو جاتا کہ خدا کا ارادہ ہے کہ وہ اس کے سچے فرزند بن جاویں۔ انہیں وجوہات سے سب آدمی خدا کے فرزند ہیں۔ لیکن جب ہم آدمیوں کو خدا کے فرزند کہتے ہیں اگر ہم ان کے چال و چلن پر غور کرتے ہیں یہہ دوسری بات ہے۔ اگر ہم ان حقوق پر جو خدا کے فرزندوں کے چال و چلن کے موقوف میں غور کرتے ہیں مثلاً آسمانی باپ کے گھر میں جگہ حاصل کرنیکا حق اور خدا کا خاص پیار جو وہ اپنے پیار کرنے والوں سے رکھتا ہے اور وہ ابدی میراث جو خدا نے اپنے فرزندوں کے لئے تیار کر رکھے۔ اگر ہم ایسے حقوق پر سوچ کرتے ہیں تو ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ سب آدمی خدا کے فرزند ہیں۔ بہت آدمیوں نے خدا سے پھر کے اس سے باغی ہو کے اپنے حقوق کو کھو دیا۔ اور اگر ہم ان آدمیوں کو بیٹے سمجھیں تو حقیقت میں اُن کو صرف بیٹے کا نام دینا پڑے گا کیونکہ ان کے لئے نہ تو حق نہ میراث کی کچھ امید باقی ہے۔ اور سوا نام اور کچھ نہیں رہا۔ سچے بیٹے کا نام اُن ہی کا ہے جو اپنی آزاد مرضی سے جو اس غرض کے لئے ان کو ملی خدا کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ تاکہ وہ اصل بیٹے کی فرمانبرداری اور اعتقاد بجا لاویں۔ اور اس سبب سے اگر مسیح ہمیشہ خدا کو باپ کہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ آدمی کی بابت بولتا وہ کبھی کبھی ان میں سے صرف کتنوں کو خدا کے بیٹے کہتا ہے جیسا (متی ۵: ۹، ۴۴، ۴۵) میں لکھا ہے کہ "مبارک وہ جو صلح کرنے والے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلائیں گے"۔ "اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تمہیں دُکھ دیں اُن کے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو"۔ ہم مسیح کی تعلیم کے مطابق یوں گمان کر سکتے ہیں کہ سب آدمیوں کی اصلی طبیعت ایسی ہے کہ ان میں خدا کے فرزند بننے کی لیاقت اور صورت ہے کہ خدا نے اسی ارادے سے اُن کو لیاقت بخشی اور اس لئے خدا کو "سبھوں کا باپ" کہنا درست اور مناسب ہے۔ لیکن اس کے برخلاف یہہ بھی سچ ہے کہ سب آدمی درحقیقت نہ مرتبہ میں

نہ چال وچلن میں نہ بادشاہی میراث کی امید میں خدا کے فرزند ہیں اس گمان کے مطابق۔ یوحنا ۱:۱۲ کو دیکھو "جتنوں نے اُسے قبول کیا اس نے انہیں اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہوں" اور پھر پولوس یوں لکھتا ہے کہ رومیوں ۸: ۱۴۔ "جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے وہ ہی خدا کے فرزند ہیں"۔

بقیہ

اثباتِ ناطق

اس باب کی اور کئی ایک نبوتیں اب تک پوری ہوتی چلی جاتی ہیں۔ شہر یروشلم کی بربادی سے اس وقت تک قریب ۱۹ سو برس کے گذر چکے ہیں اور اس درمیان میں اس نبوت کی بخوبی تحقیق کی گئی اس نبوت میں ایک عجیب طور سے تمام واقعات کا خلاصتاً بیان ہے۔ ہمارے خداوند نے مثل ایک مصور کے گویا ایک تصویر ہمارے پیش نظر کی ہے جس میں وقت۔ اشخاص اور مکان کا مفصل نقشہ کھینچا ہے تاکہ جب یہہ باتیں وقوع میں آویں توہم کو کسی طرح شک وشبہ نہ رہے۔ اور نیز یہہ بھی قابل بیان ہے کہ اس نبوت میں دو بیان ایک شہر یروشلم کی بربادی اور دویم دنیا کی آخری عدالت ایسے مشابہ ہیں کہ ان میں باہم تفریق کرنی نہایت ہی دشوار ہے۔ لیکن نبوتوں کا مطلب ذو معنے ہوا کرتا ہے۔ زمانہ حال واستقبال دونوں باہم مختلط رہا کرتے ہیں۔ کیا عجب ہے کہ وہ خدا جس کی نظر میں ایک دن ہزار برس کے برابر اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہے۔ ایک ہی نبوت میں ایسے ایسے واقعات کی خبردی۔ جن میں ہزار برس کا تفاوت ہو سکے۔

جن جن مورخوں نے شہر یروشلم کی بربادی کی تواریخ کی تصنیف کی وہ مسیحی نہ تھے۔ بلکہ اُن میں سے ایک یوسوفس نامی معلم یہودی تھا جو کہ سپہ سالار فوج بھی تھا جس نے حتی المقدور رومی فوج کی بہت بڑی مخالفت کی اور ہمیشہ ان کے مقابلہ میں طیار رہا ۶۷ء کی لڑائی میں وہ گرفتار کرلیا گیا۔ لیکن طیطس بادشاہ نے اس کو رہا کردیا۔ شہر یروشلم کی بربادی کے وقت وہ خود موجود تھا اور بعد تباہی یروشلم وہ شہر روم کو چلا گیا۔ وہاں اس نے اپنی مشہور ومعروف تواریخ تصنیف کی شاہ روم طیطس نے جو اس شہر یروشلم کا فاتح تھا۔ اس تواریخ سے نہایت خوش ہوکر حکم دیا کہ میری تمام قلمرو میں مروج کی جاے۔ یہہ شخص ایک سخت متعصب فریسی انجیل کا دشمن تھا۔ اس کی عدم دانستگی میں عجیب طور سے اس نبوت کی تکمیل ہوتی ہے اپنی تصنیف میں یوسوفس کوئی نہ کوئی وجہہ دریافت کیا چاہتا ہے جس سے اسطرح کی تباہی وبربادی قوم یہود پر پڑی۔ وہ اس محاصرہ کا ایک عجیب طور سے بیان کرتا ہے جسکو پڑھکر ہر ایک نکتہ سنج اقرار کریگا کہ ضرور یہہ انجیل کی صداقت کا شاندار ثبوت ہے۔ دو اور مورخوں کے نام پیش نظر ہیں۔ اوّل ٹاسیرس ایک بت پرست رومی اور دوسرے گبن ولایت کا ایک مشہور ملحد جس نے اپنی تصنیفات میں مسیحی مذہب کی از حد توہین اور ہجو کی ہے۔ تاہم یروشلم کی بربادی کا جو جو کچھ وہ بیان کرتا ہے وہ سب مسیح کی پیشین گوئی کے مشاہد ہیں۔

نقل ہے کہ شاہ فریڈرک اعظم نے ایک مرتبہ اپنے ایک دیندار سپہ سالار سے فرمایا کہ بائبل کی صداقت کا ثبوت مجھے ایک لفظ میں دو۔ اس لائق سپہ سالار نے بادشاہ سے جواب میں عرض کی کہ "یہودی" یہہ سُنکر بادشاہ بالکل لاجواب ہوگیا۔

اگر ہم اناجیل ثلاثہ کو باہم مقابلہ کریں توہم اس ثبوت کو تین بابوں میں تقسیم کرسکیں گے۔

اوّل۔ یہہ کہ بہت سے جھوٹے مسیح اور جھوٹے آدمی برپا ہونگے اور لوگوں کو ویرانوں کی طرف کھینچ لے جاویں گے۔ اور بہتوں کو گمراہ کرونگے تواریخ سے ثابت ہے کہ مسیح کی مصلوبیت سے چند دنوں کے بعد یہودیوں کے ملک میں بہت سے شعبدہ پرداز اور فریبی برپا ہوئے اور اعمال کی کتاب میں بھی شمعون جادوگر اور تھیوڈرس کا ذکر ہے۔

دویم۔ بے شمار کشت وخوں ہوگا اور مصیبتیں پڑینگی۔

(۱) لڑائیاں۔ جس وقت مسیح نے نبوت کی تھی اُس وقت یہودیوں اور دیگر اقوام میں باہم بہت ہی صلح اور اتحاد تھا۔ لیکن اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد دنیا میں لڑائیوں کا افواہ مچ گیا۔ اور کل دو برس کے عرصہ میں چار رومی بادشاہ اتفاقیہ مرتے گئے۔

(۲) قحط زلزلہ اور وبا۔ اسی زمانہ میں صوبہ یہودیہ میں ایک سخت قحط پڑا اور شہر یروشلم کے محاصرہ کے چار برس پیشتر شہر روم میں ایک بہت بڑا قحط پڑا۔

(۳) اس انجیل کا ایک عجیب طور سے مروج ہونا۔ ۴۰ برس کے عرصہ میں اس انجیل کی منادی ان ذیل کے ملکوں میں ہوگئی تھی۔ ایشیا کوچک۔ یونان۔ اطالیہ۔ حبش۔ ہند۔ اسپین۔ انگلستان۔ علاوہ بریں بغتی کاست کے ... ۳ مرید جہاں جہاں گئے ہونگے یقیناً اپنے اپنے ملکوں میں اس بے بہا

انجیل کی خوشخبری سُنائی ہوگی۔ یوں مسیح کی پیشینگوئی تکمیل کو پہنچی۔

چہارم۔ خاص شہر کی نسبت نشانیاں۔

(۱) شہر یروشلم دشمنوں سے محصور کیا جاویگا۔

(۲) دشمن مثل گِدھوں کے لعشوں کے گرد جمع ہونگے۔ جب رومی فوج نے شہر کا محاصرہ کیا تو ان کے جھنڈوں پر نقرئی عقاب بنے تھے یہہ گویا رومیوں کے صبر و ظلم اور خونریزی کا نشان تھا۔ عقاب کی تین خاصتیں ہیں یعنے زور۔ تیزی و زندگی۔ ان تمام مذکورہ بالا عجیب و غریب باتوں کا بیان ایک رومی اور ایک یہودی مورخوں نے لکھا ہی۔

اب سوال یہہ ہی کہ ان باتوں پر کیا گمان کیا جا سکتا ہی کہ حقیقت میں یہہ صحت اور اعتبار کے درجہ پر ہیں۔

سویم۔ مسیحیوں کی نسبت (۱) ستایا جانا۔ اعمال کی کتاب میں عموماً ان کی مصیبتوں کا ذکر ہی۔ قریب قریب تمام رسول کسی نہ کسی موت سے اپنے آقا کے لئے شہید ہوئے۔

(۲) دونوں جانب یعنے دشمن اور دوست دونو کی طرف سے گرفتار ہونا۔ کتنوں کو تو دشمنوں نے گرفتار کیا۔ اور طیطس لکھتا ہی کہ بہت سے مسیحیوں نے اپنی اپنی گرفتاری کے وقت اپنے بھائیوں کا پتہ دشمنوں کو بتلا دیا۔ اور یوں سینکڑوں مسیحی گرفتار کر کے شہید کئے گئے۔ اُس زمانہ کی تواریخوں میں زلزلہ کا اکثر ذکر پایا جاتا ہی۔

(۳) بھیانک چیزیں اور بڑے بڑے نشان آسمان سے ظاہر ہونے کی بابت یوسفس مورّخ بیان کرتا ہی کہ شہر یروشلم کے محاصرہ کے پیشتر عین اس منحوس شہر پر ایک ستارہ تلوار کی مانند خمیدہ دکھلائی دیتا تھا۔ اکثر زلزلہ آئے۔ ہیکل کی قربانگاہ کے اردگرد ایک عجیب روشنی دکھلائی دی۔ ایک شخص بنام الیشوع اس شہر کی سڑکوں کوچوں اور بازاروں میں بآواز بلند یہہ چلاتا پھرتا تھا کہ اس شہر پر افسوس اس شہر پر افسوس۔

مورّخ ٹاسی ٹس اس شہر کی مصیبتوں کا ذکر کرتا ہی جو اس کی بربادی کی صاف علامتیں تھیں یعنے آسمان سے آگ نازل ہوئی۔ آسمان میں ایسا دکھلائی دیتا تھا کہ گویا دو لشکروں کے لڑنے کا عکس پڑا ہی۔ ایک مخدوش آواز سُنائی دیتی تھی جو شہر کے تاخت و تاراج ہونے کی خبر دیتی تھی۔

(۳) جس طرح برق ایک چشم زدن میں مشرق سے مغرب کو چمک جاتی ہی ویسے ہی اُن کی بربادی ہوگی۔ گمان غالب تھا کہ رومی فوج سمندر کو عبور کر کے مغرب سے مشرق کو آویگی۔ لیکن بالکل اس کے برعکس ہوا یعنے کوہ زیتون جو شہر کی مشرق جانب ہی اس کو تباہ کر کے مشرق سے مغرب کو لشکر کشی کی گئی۔ اور برق جنگ و جدل آناً فاناً اس خوبصورت شہر پر ٹوٹ پڑی۔

(۴) اس ویران کرنے والی مکروہ چیز کی نسبت عالم ان لفظوں کا کماحقہٗ فیصلہ نہیں کر سکتے کیونکہ ان لفظوں کی تکمیل کئی ایک صورتوں یا معنوں میں ہوئی ہی۔

متی رسول کی انجیل میں جو عبارت مذکور ہی اُس کا وہی مطلب ہی جو لوقا رسول کی انجیل میں اس معنی بت پرست فوج کا معہ اپنے عقابدار جھنڈوں کے بیان ہی جو مقدس شہر کے ناپاک کرنے کو گھس آئی۔ بعضوں کا گمان ہی کہ اس ناپاک کرنے والی چیز سے قیصر کی مورت (Statue) جس کو پلاطوس نے ٹائی ٹس کی مورت جس کو یہودیوں نے مقدس جگہہ میں نصب کیا مراد ہی۔

(۵) شہر کے ہر چہار طرف خندق کا تذکرہ۔ ظاہر ہی کہ شہر یروشلم کے بوجہہ پہاڑ پر واقعہ ہونے کے اُس میں خندق کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ اس کے ہر چہار طرف وادی بجنسہٖ مثل خندق کے تھی اور پہاڑ جو ہر چہار طرف تھے وہ گویا مثل کھائی کے تھی تو بھی بادشاہ ٹی ٹس نے اپنے تمام مشیروں کے خلاف رائے قریب پانچ میل کے شہر کے ہر چہار طرف کھائی و خندق کھدوائی۔ ایک یہودی مورخ ان باتوں کو بخوبی صاف صاف لکھتا ہی۔

(۶) وقت محاصرہ کے سخت مصیبت کا پڑنا۔ جوسی فس مورخ کی تواریخ سے ایک عبارت اقتباس کر کے پیش نظر ہی۔ دنیا کے شروع سے نہ تو کوئی شہر ایسی آفت میں مبتلا ہوا اور نہ کوئی قوم ایسی تحریر برپا ہوئی۔ اور جو جو تکلیفیں مختلف شہر اور مختلف قوموں پر پڑیں بمقابلہ یہودیوں کے بہت ہی کمتر ہیں۔ اور شمار میں آدمی اس قدر ہلاک ہوئے جو کبھی کسی وبا میں بھی نہ ہوئے ہونگے۔ عید فسح کے کے وقت جب تمام قوم یہود گروہ کے گروہ شہر یروشلم میں جمع تھیں جو قریب تیس لاکھ آدمیوں کے شمار کئے جاتے تھے۔ اس وقت ایسا شدید قحط پڑا کہ لوگ جوتیوں کا تسمہ اور چمڑے کے کمربند اور بھوسہ کھانے لگے۔

نقل ہی کہ کسی ماں نے بھوک کی شدت سے دق آکر اپنے بچہ کو بھُون کر کھا لیا۔ جب ٹی ٹس بادشاہ نے دیکھا کہ یہودی شہر کی دیواروں پر سے سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں مردے وادیوں میں پھینکتے ہیں تو اس کا دل سینہ میں لرز اُٹھا اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے خدا سے

کہنے لگا کہ تو شاہد ہو کہ یہہ میرا قصور نہیں۔

یوسوفس لکھتا ہو کہ قریب ۳۰ ہزار کے تو ہلاک ہوئے۔ ۹۷۰۰۰ غلامی کے لئے فروخت کر ڈالے گئے ❊

بقیہ

کرم مارگ

اُپنشد

حاصل کرتا ہو۔ یعنے برہم سروپ حاصل کرتا ہو جس کو حاصل کرنے سے دوبارہ جنم نہیں ہوتا ہو۔ برہم سروپ کے حاصل کرنے کے معنے برہم ہو جانا ہو۔ جب انسان اس درجہ تک پہنچ جاتا ہو۔ اگر اپنشد کے کسی کونہ یا گوشہ میں ہم اس بات کو دیکھتے۔ تو شاید ہم ان باتوں کے بارے میں کچھ نہ کہتے۔ لیکن ادیت مت یعنے ہمہ اوست اور آواگون یعنے تناسخ کی تعلیم اپنشد میں جگہہ بجگہہ نظر آتی ہو۔ ان دونوں ہی تعلیموں سے وید کے رشی بالکل ناواقف تھے۔ رگوید کے دسویں منڈل کے پرش سکتہ کے سوائے ادیت مت کا کہیں نام و نشان نہیں ہو۔ علما نے اس پرش سکتہ کو بالکل نیا تصور کیا ہو۔ گمان غالب ہو کہ جب وہ سکتہ تصنیف کیا گیا تھا تو اپنشد اور دیگر درشنوں کے فلسفانہ تعلیم جاری ہو چکی تھی۔ کوئی اس امر کی تردید نہیں کر سکتا ہو کہ شاید جس وقت اپنشد اور دیگر درشنوں کی فلسفانہ تعلیم جاری ہو چکی تھی۔ کسی نے اس سکتہ کو تصنیف کر کے رگوید میں ڈالدیا۔ برہمن کتابوں کے وقت آواگون کی تعلیم شروع ہو گئی تھی۔ لیکن رگوید کے منتروں میں کہیں بھی یہہ تعلیم نظر نہیں آتی۔ اب اپنشد ظاہراً ادیت مت اور آواگون کی تعلیم کو پھیلا کر علم کے نام سے جہالت کے سمندر میں ہندوستان کو ڈبادیا رفتہ رفتہ

अयमात्माब्रह्म یعنے جیو آتما ہی برہم ہو۔ اور अहंब्रह्मास्मि میں ہی برہم ہوں तत्वमसि تو ہی وہ برہم ہو وغیرہ ہمہ اوست کلمات جاری ہوئے ❊

यस्तु सर्वाणि भूतान्यात्मनी वानु पश्यति॥
सर्वभूतेषु चात्मानं ततो नविजुगुप्सते ६

جو ساری خلقت کو آتما میں دیکھتا ہو اور آتما کو ساری خلقت میں دیکھتا ہو۔ وہ کسی سے نفرت نہیں رکھتا۔ ایش اپنشد شلوک ۶ –

यस्मिन् सर्वाणि भूतान्यात्मैवाभूद्विजानतः।
तत्र को मोहः कः शोक एकत्वमनुपश्यतः ७

جہاں ساری خلقت آتما جیسی معلوم ہوتی ہو۔ وہاں یکتائی کو محسوس کر کے نہ موہ ہو نہ رنج ہو۔ ایش اپنشد شلوک ۷۔

अग्निर्यथैको भुवनं प्रविष्टो रूपं रूपं प्रतिरूपो
बभूव। एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा रूपं
रूपं प्रतिरूपो बभूव बहिश्च॥

ایک ہی آگ جس طرح مختلف صورتوں کی جگہوں میں جا کر مختلف صورتوں میں نظر آتی ہو۔ ویسے ہی ایک ہی آتما سب جسموں میں مختلف شکل سے ظاہر ہوتی ہو۔ کٹھ اپنشد ۲/۹ –

यथा नद्यः स्यन्दमानाः समुद्रेऽस्तं गच्छन्ति
नामरूपे विहाय। तथा विद्वान्नामरूपाद्वि
मुक्तः परात्परं पुरुषमुपैति दिव्यम्॥८॥

جیسے ندیاں سمندر میں جا کر اپنے نام اور صورت اور شکل کو کھو دیتی ہیں۔ سو برہم گیانی بھی نام اور روپ سے چھوٹ کر برہم میں جا ملتا ہو۔ منڈک اپنشد ۳-۲-۸-

स यो ह वै तत्परमं ब्रह्म वेद ब्रह्मैव भवति।
नास्याब्रह्मवित्कुले भवति। तरति शोकं
तरति पाप्मानं गुहाग्रन्थिभ्यो विमुक्तो
ऽमृतो भवति॥९॥

بموجب بیان مذکورہ بالا جو شخص پرم برہم کو جانتا ہو سو خود ہی برہم بن جاتا ہو۔ اور اس کے خاندان میں کوئی برہم گیان سے محروم نہیں رہتا۔ وہ غم سے اور گناہ سے چھوٹ جاتا ہو۔ دل کی قید سے چھوٹ کر غیر فانی ہو جاتا ہو۔ منڈک اپنشد ۳-۲-۹-

اپنشد کی اس ادیت مت کو زیادہ بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہو۔ جیو اور برہم میں کچھ بھید نہیں اس بات کو سمجھنا۔ اپنشد کا موکش سادھن ہو۔ اس سادھن کے چند درجہ یا پوڑیاں ہیں۔ جن کے مفصل بیان کی یہاں ضرورت نہیں ہو۔ منڈکیا اپنشد میں جاگرت۔ سپن۔ سسپتی۔ توریہ۔ ان چاروں حالات کے بیان میں اس موکش سادھن کے درجہ کی قدر دکھائے گئے ہیں۔ جب جیو آخری حالت یعنے توریہ اوستہ میں پہنچ جاتا ہو۔ تب جیو اور برہم کا بھید گیان نہیں رہتا ہو۔ یعنے جیو برہم ہو جاتا ہو۔ شاید ناظرین کے دل میں سوال پیدا ہو کہ اس ادیت مت کی بنیاد کیا ہو۔ رشیوں کے دل میں اِس ادیت مت کا خیال کہاں سے آیا۔ میرے گمان میں اس کی بنیاد کرم ہو۔ یہہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ ہندو آریوں نے قربانی کے زور سے ملک فتح کیا۔ قربانیوں کے زور سے دیوتاؤں کو بس میں کیا۔ قربانیوں کے زور سے آسمان کی بادشاہت پر قابض ہونے کی بھی امید رکھتے تھے جس وقت برہمن تصنیف ہوئیں اس وقت رشیوں کے دل میں یہہ خیال ہوا کہ دیوتے بھی پہلے ہوتے کے

قابو میں تھے اور قربانیوں کے وسیلے غیرفانی ہوئے بعد اس کے جب آواگون تعلیم جاری ہوئی تو معلوم ہوا کہ نیک کرم سے نیک انجام اور بدکرم سے بد انجام ہوتے ہیں۔

योनिमन्ये प्रपद्यन्ते शरीरत्वाय देहिनः
स्थाणुमन्ये न संयन्ति यथाकर्म यथा
श्रुतं ॥

بعض جسم کو اختیار کرنے کے لئے اپنے کاموں کے مطابق ماں کے رحم میں داخل ہوتے اور بعض جڑھ غیر متحرک اجسام کو اختیار کرتے ہیں مثلاً درخت۔ پتھر وغیرہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ کٹھ اپنیشد ۵-۷*

آواگون مانند ایک سیڑھی کے ہے۔ کرم اس سیڑھی میں جیو کا گویا پیشوا ہے۔ نیک کرم کرو۔ تو اوپر کی پوڑی پر چڑھ جاؤگے بدکرم کرو تو نیچے کی پوڑی پر اُتر آؤگے انسان گویا اس سیڑھی کے درمیان کھڑا ہے۔ چرند پرند کیڑے مکوڑے۔ درخت۔ بیل بوٹے۔ گھاس پھوس پتھر مٹی۔ گرد۔ ذرہ گویا زینہ بزینہ نیچے اُترتے آتے ہیں۔ انسان اگر بُرے کرم کرے تو درجہ بدرجہ سب سے نیچے کے درجے میں آجائیگا۔ یعنے ذرہ بن جائیگا جب انسان کو نیچے اُترنے کو اتنے درجہ باقی ہیں تو اُوپر چڑھنے کو کیا کوئی بھی درجہ باقی نہیں۔ بیشک ہیں منش جنم کے بعد رجو ([illegible]) جنم ہوسکتا ہے۔ اس کے بعد دیوتے بن سکتے ہیں۔ پھر اس کے بعد؟ اس کے بعد برہم بن سکتے ہیں۔ منش برہم بھی بن سکتا ہے۔ انسان سب سے نیچے کے درجہ میں بھی اُتر سکتا اور سب سے اوپر کے درجے میں چڑھ بھی سکتا ہے۔ اس لئے کون روک سکتا ہے۔ دیوتے بھی موت کے بس میں تھے۔ کرم کے وسیلے امر ہوئے۔ منش بھی کرم کرتے کرتے برہم سروپ میں جا کر مل سکتا ہے۔ پرم برہم بن سکتا ہے۔

اب آواگون کا خیال کہاں سے آیا۔ یہہ بھی کرم ہی سے نکلا۔ رگوید منڈل ۱۰ میں تیرہ اگن۔ اور مردوں کی نسبت چند سکتہ ہیں۔ مردوں کو آگ میں دھرتے وقت رکشی کہتے ہیں۔ اے اگن اس مردہ کا جو حصہ جنم سے بری ہے۔ اور ہمیشہ نک ہے۔ تو اس حصہ کو گرم کر۔ اے اگن تیری جو خوشنود صورتیں ہیں۔ اُن سے اس مردہ کو نیکوکار لوگوں میں لیجا۔ اے اگنی اس مردہ کو پترگن کے پاس بھیجدے۔ اس کا جو کچھ باقی ہے پترگن کے پاس اُٹھ جاوے۔ اے اگنی وہ پھر جسم کو حاصل کرے۔ رگوید منڈل ۱۰۔ سکتہ ۱۶۔ رچہ ۴-۵۔ پھر وہ جسم کو حاصل کرے اس کے معنے پھر دنیا میں آکر جنم لینا نہیں ہے۔ اس امر میں رشیوں کا عقیدہ کسی قدر عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق تھا۔ وہ یہہ مانتے تھے کہ پرلوک یعنے عالم ارواح میں جا کر مردہ کو ایک جسم حاصل ہوتا ہے۔ وید کے اس عقیدہ کی بنیاد پر ستاپت برہمنا میں یوں لکھا ہے۔ انسان تین مرتبہ جنم لیتا ہے۔ پہلی مرتبہ ماں باپ سے۔ دوسری مرتبہ قربانی سے اور تیسری مرتبہ اس وقت جب موت اور کریہ کے بعد وہ زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ اس تعلیم میں بھی آواگون کا نام ونشان نہیں ہے۔ لیکن اسی ستاپت برہمن کے ایک اور مقام میں جہاں دیوتاؤں کے امر ہونے کا بیان ہے۔ وہاں یوں لکھا ہے کہ موت نے دیوتاؤں سے پوچھا کہ انسان بھی اگر اسی طرح قربانی کے ذریعہ سے امر ہوجائے تو میرے حصے میں کیا باقی رہیگا۔ اس کے جواب دیوتاؤں نے کہا کہ اب سے گیان کے وسیلے ہو یا کرم کے وسیلے ہو۔ جو امر ہوگا اسے جسم کو چھوڑنا پڑیگا۔ جس گیان اور کرم کا ذکر دیوتاؤں نے کیا۔ اُس سے اگنی مراد کہ جو اس بات کو جانتے اور رسم کو ادا کرتے ہیں۔ وہ موت کے بعد پھر پیدا ہوتے ہیں اور اسی طرح وہ غیرفانیت کو حاصل کرتے ہیں۔ لیکن وہ جو اس بات کو نہیں جانتے ہیں۔ وہ بھی موت کے بعد پیدا تو ہوتے ہیں۔ لیکن بار بار موت کا طعمہ بنتے ہیں ستپتا برہمنا کے اس خیال پر آواگون کی تعلیم کی بنیاد ڈالی گئی ہے "وہ بھی موت کے بعد پیدا تو ہوتے ہیں۔ لیکن بار بار اپنی موت کا طعمہ بنتے ہیں" یعنے جب تک وہ امر ہونے کے لائق کرم نہیں کرسکیں گے۔ تب تک بار بار اُن کو جنم لینا اور مرنا پڑیگا۔ اور جب اپنیشد تصنیف ہوئے تھے تب یہہ تعلیم اچھی طرح پھیل گئی تھی۔ اپنیشد کے رشیوں نے اگرچہ قربانی وغیرہ رسمی کرم کو تباہ کردیا تو بھی انہوں نے اس تعلیم کو اپنے گیان مارگی کرم کے اُوپر قایم کیا تھا۔

اب ہم اچھی طرح معلوم کرسکتے ہیں۔ کہ کرم مارگ نے کسطرح رشیوں کے دل میں جڑ پکڑی تھی۔ ویدک رشی یگ کرم سے دنیا پر سلطنت قایم اور آسمان پر جگہہ حاصل کرنے کے خواہشمند تھے اپنیشد کے رشی گیان کرم کے ذریعہ نہ فقط آسمان بلکہ سب کے مالک برہم میں جا کر خود ہی برہم بننے کے کوشاں ہوئے۔ انسان اپنی چھوٹی طاقت اور چھوٹی عقل پر بھروسہ کرنے کے سبب جھوٹ کی تاریکی میں مبتلا ہوئے۔ کرم سے ادیت مت اور آواگون نام دو بدعتیں تولد ہوئیں۔ یہہ دونوں بدعتیں اہل ہنود کے استقبال کو گہری تاریکی میں غرق کردینگی ؎

باقی
آیندہ
؎

واقعات اور رائیں

بمبئی گزٹ راوی ہے کہ سرکار ہند اس بات کی تجویز میں ہے کہ جلد محکمہ پولیس میں کچھہ اصلاح کی جاوے۔ پہلے یہہ کہ کانسٹبل کی تنخواہ میں اتنا اضافہ کیا جاوے کہ وہ رشوت کی آزمایش سے بچ جاوے۔ اور کہ بہتر لوگ اس محکمے میں بھرتی ہوویں۔ دوسرے یہہ کہ انگریز افسراں کا شمار زیادہ کیا جاوے تاکہ کام کی نگرانی بہتر طور پر ہووے+

پروفیسر کلمیٹے صاحب نے سانپ کے زہر کا ایک علاج نکالا ہے۔ اب اس کی نسبت سب شک وشبہ دور ہو گئے ہیں اور اس دوا کی جانچ درستی سے ہو گئی ہے۔ چنانچہ سرجن جنرل ٹیلر صاحب انتظام کر رہے ہیں کہ وہ دوا ہند کے سب فوجی ہسپتالوں میں موجود رہے+

ایک نامہ نگار ایک اخبار میں یوں لکھتا ہے کہ "امسال ۳۳ سال کا ایک اور دورہ ختم ہوگا جبکہ اگست اور نومبر مہینوں میں شہاب بڑی شان و رونق کے ساتھ ظاہر ہونگے بالخصوص ۱۴ نومبر کو وہ لوگ جو رات کو کچھہ دیر تک جاگتے رہیں گے ایسے منظر دیکھیں گے کہ طبیعت خوش ہو جائیگی۔ ۱۸۶۶ء میں ایسا ہی ہوا تھا۔ پر اب بوجہہ بہت بوڑھے ہونے کے مجھے اس وقت کی بخوبی یاد نہیں۔ انداز سے حساب کیا جاتا ہے کہ امسال الجھو شہاب دکھائی پڑیں گے علاوہ ان کے جو ادھر ادھر سے نکلتے ہیں اور عنقریب ہر شب کو دکھائی پڑتے ہیں۔ اگست اور نومبر میں وہ بہتایت سے نظر پڑینگے"+

مسٹر ڈی۔ ایل۔ موڈی جو امریکہ کے مشہور مناد ہیں ہند میں انجیل کی بشارت کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں۔ آج کل وہ بڑی جانفشانی سے روپیہ جمع کر رہے ہیں تاکہ بہت سی عمدہ عمدہ کتابیں ہندوستان میں بانٹنے کے لئے بھیجیں۔ فی الحال دس ہزار کتابیں روانہ کی گئی ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد اور بھی بھیجیں گے۔ یقین ہے کہ ان سے ہندوستان میں انجیل کی اشاعت کو مدد ملیگی اور لوگ انجیل کو پڑھنے کی طرف راغب ہونگے+

جب جب ہم کسی ہندوستانی مسیحی جوان کی کامیابی کا حال پڑھتے ہیں تو ہم کو بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند ان نوجوانوں کو ہر طرح سے بڑھاوے۔ کچھہ دن ہوئے ہم مدراس کے ایک نوجوان کو ولایت میں جا کر تعلیم پانے کے لئے سرکاری وظیفہ ملنے کا حال لکھ چکے ہیں مگر اب ہم کو ویسلی کالج کولمبو کے ایک اور مسیحی طالب علم بنام سی۔ بی۔ کمار کل سنگھی کے چار برس کے لئے ڈیڑھ سو پونڈ کا وظیفہ حاصل کرنے کا حال سنکر خوشی ہوئی۔ یہہ نوجوان جس کی عمر بیس برس سے بھی کم ہے تامل خاندان سے ہے۔ اس نے ۱۲۰۰ نمبروں میں سے ۹۲۹ نمبر حاصل کئے ہیں۔ امید کیجاتی ہے کہ وہ اکتوبر تک کیمبرج میں جا کر اپنی تعلیم کو شروع کر دیگا۔ خداوند اُسے برکت بخشے اور اس کی کامیابی کو اپنے جلال کا باعث بناوے+

ابھی ۱۸۹۷ء کے قحط کے آثار اور نتائج سے خلقت نے آرام حاصل نہیں کیا کہ پھر اس سے سخت قحط کے آثار ظاہر ہونے لگے ہیں۔ راجپوتانہ اور گجرات میں تو سخت قحط کی خبریں ملتی ہیں انسان اور مویشی سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ہزاروں آدمی اپنا ملک چھوڑ کر پنجاب میں آ گئے ہیں۔ لودیانہ کے بازار میں سینکڑوں بھکاری نظر آتے ہیں۔ خداوند کریم فضل کرے اور لوگوں کی آنکھیں کھولے کہ وہ سمجھیں کہ قحط اور مری ہمیشہ گناہوں کا نتیجہ ہے تاکہ توبہ کریں اور اپنی نجات کے لئے خداوند مسیح کے پاس جو گنہگاروں کی نجات کے لئے مجسم ہوا۔ مر گیا اور تیسرے دن جی اُٹھا آویں+

چائنیا ریسین نامی اخبار کے پڑھنے معلوم ہوتا ہے کہ چین کے شمالی صوبوں میں بھی قحط پڑ گیا ہے اور چین کی گورنمنٹ نے ہانگ کانگ اور شانگھے کے بنکوں کے منیجروں کو حکم دیا ہے کہ وہ مشنریوں کی مدد سے ان علاقجات میں روپیہ تقسیم کریں۔ چنانچہ بنکوں کے منیجروں نے شانگھے میں اکثر مشنریوں سے درخواست کی ہے کہ وہ ان ہونی کے صوبے میں لوگوں کی مدد کرنے کا بندوبست کریں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چینی گورنمنٹ بھی کہاں تک مشنریوں پر بھروسہ کرتی اور ان کو دیانت دار سمجھتی ہے+

نیویارک واقعہ ملک امریکہ میں ایک ہی شخص چالیس مشنریوں کا کل خرچ ادا کرتا ہے۔ اگرچہ اس کی آمدنی بہت بڑھ گئی ہے مگر تو بھی ویسی ہی سادہ زندگی بسر کرتا ہے جیسا کہ جوانی میں کرتا تھا اور باقی ساری آمدنی ان مشنریوں کی مدد کے لئے خرچ کرتا ہے+

شاہ ابی سینیا لارڈ کچنر کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں اور حدود بندی کے بڑی خوشی سے خواستگار ہیں+

لودیانہ ۱۲ تاریخ ستمبر ۱۸۹۹ء بروز منگل دن کے دو بجے سے رات کے بارہ بجے تک بارش کے آثار

خشک سالی

خشک سالی کا کروں میں کیا بیاں
ہو رہی ہے خشک خامہ کی زباں
کہہ رہے ہیں ہر طرف پیر و جواں ؛
اَلاَماں وَالاَماں وَالاَماں ؛؛
دیکھو بارش کیا ہی عنقا ہو گئی ؛؛
قحط سالی کیسی برپا ہو گئی ؛
ہو گئے برباد اکثر خانداں ؛؛
مر مٹے ہیں بھوک سے کچھ نیم جاں
قید خود ہوتے ہیں اکثر نوجواں ؛؛
تاکہ کھانے کو ملے اُن کو وہاں ؛
خشک سالی! تیرا مٹ جائے نشاں
پی لیا تو نے ہے خونِ بے کساں
شوہروں نے جوروں کو دکھو اب
گھر سے باہر کر دیا ہائے غضب ؛
قحط سالی سے ہیں روتے بچے سب
بیوہ و مسکیں ہیں اس سے جاں بلب
حسنِ یوسف کوڑیوں پر بک رہا ؛
پر نہ اس کا مشتری ہی اک رہا ؛
کر کرم اب تو شفیعِ عاصیاں
کھول دے تو آسماں کی کھڑکیاں
فضل سے اپنے بچا سارا جہاں
بارشِ رحمت سے کر دے شادماں
تھام لے اب عالمِ محکوم کو ؛
شاد کر اب خلقتِ مغموم کو

راقم

دینا ناتھ شاد
لودیانہ

ضرورت

۱ ۳

نوں مشن پریس کے لئے ایک ایسے مسیحی کاتب کی ضرورت ہے جو ایک اردو اخبار کی خوش نویسی کرنے کے قابل ہو۔ نیک چلنی کے اسناد کے ساتھ شادی شدہ ہونے یا نہ ہونے کی بھی اطلاع دینی چاہیئے ؛

المشتہر

ڈاکٹر ٹی۔ ایل پینیل۔ بنوں

ضرورت

(۱) لدھیانہ کرسچن بوائز بورڈنگ اسکول کے لئے ایک کرسچن سیکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ سایل اپنی درخواست معہ نقول اسناد بھیجدے ؛

(۲) ایک جونیر کرسچن ٹیچر کی بھی ضرورت ہے۔ درخواست معہ نقل سارٹیفکٹ آنی چاہیئے ؛

المشتہر

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری۔ پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ اسکول لودیانہ ؛

خشک سالی بدحالی

ہر سمت خشک سالی کی دیکھو پکار ہے
رنج و الم کا چھایا ہوا اک غبار ہے ؛
بچہ ہے مضطرب تو پدر سوگوار ہے
عورت کا سینہ دیکھئے تو داغدار ہے ؛
ہونٹوں پہ مارے خوف کے چھالے پڑے ہوئے
گھر رہنے کے ہیں لوگو نکو لالے پڑے ہوئے
قزاق لوٹنے کو ہیں ہر جا اڑے ہوئے
پوشیدہ راستوں میں ہیں ڈاکو پڑے ہوئے
سارق ہیں وقتِ شب پس خانہ کھڑے ہوئے
یعنے ہیں زندگی سے یہ اپنے اڑے ہوئے
کہتے ہیں بھوک سے تو مگر امن پائیں گے
گر جائیں جیلخانہ میں روٹی تو کھائینگے
روٹی کو تہتے ہیں بچے ترس رہے
ماں باپ کی ہیں آنکھوں سے آنسو برس رہے
مفلس ہیں فاقہ مستی کی دلدل میں پھنس رہے
ہیں کالے ناگ بھوک کے لوگونکے ڈس رہے
گردش میں عورتیں ہیں تو بچہ تباہ ہے ؛
جان و جگر کباب ہوا اور لب پر آہ ہے ؛
ابرِ کرم کو اپنے الٰہی تو بھیجدے ؛
سرسبز کھیتیاں ہوں گلِ تر یہاں کھلے
بادِ صبائے رحم کا جھونکا اگر چلے ؛؛
انور خوشی کے زعم میں پھر جھومتا پھرے
غفار ہے رحیم ہے تو مہربان ہے ؛
پروردگار تو ہے تو ہی پاسبان ہے ؛

راقم۔ رامانند انور۔ منشی عالم اسسٹنٹ اڈیٹر

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وایلی کے اہتمام سے چھپا ؛